OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

اسلامیہ کالج لاہور کی تعمیر و ترقی میں علامہ محمد اقبال کا کردار

The Contribution of Allama Muhammad Iqbal and Islamia College of Lahore

Dr. Nazia Rahat
Lecturer / HOD Urdu Department, University of Okara.
Email: naziashaukat27@gmail.com

Received on: 15-04-2024 Accepted on: 18-05-2024

Abstract

This analytical study basically deals with the contribution of Allama Iqbal in the famous educational institution Anjman Himayat-ul-Islam which played a multi dimensional role in the uplift of the Muslim community particularly in Punjab. Iqbal is considered one of the remarkabal Muslim intellectuals and he contributed for the Muslims of India. He served for this instition not only but also worked for its well being after its formation in Lahore from 1899 to 1937. Iqbal worked for Anjman and Islamia college as its core member of the General Council of Anjman and College with Sir Muhammad Shafi and Sir Fazal Hussain. He also served as professor of English Language and Literature as well as Philosophy along with many administrative assignments. This paper explores and highlights the relation and contribution of Iqbal with Anjman Himayat-ul- Islam from 1899- 1937.

Keywords: Anjman, Iqbal, Islamia College, Lahore, Relations, Services.

جزیرہ نما عرب سے نکلنے والی اسلام کر نیں دنیا کے تمام علاقوں میں جب پہنچیں تو بر صغیر بھی اس سے فیض یاب ہوا۔ محمد بن قاسم کی زیر کمان سندھ بطور باب الاسلام مسلانوں کی حکومت کے زیر نگین ہوا۔ اس کے بعد بر صغیر پر مسلمانوں نے طویل عرصہ حکوت کی۔ اور نگ زیب کی وفات مسلمانوں کیلئے خطرہ کے اشارہ تھی مگر اس کے بعد خطرے سے نمٹنے کی کوشش نہ کی گئی۔ 1857 کی جنگ آزادی کی ناکامی مسلانوں کی حکومت کا نا صرف خاتمہ تھا بلکہ ان کے وجود اور بقاء کو سمیٹنے کی عملی مشق اور ایک ڈراونا خواب تھی۔ بقول سر سید احمد خان ایسا لگتا تھا کہ کوئی آسمان سے بلا نازل ہوئی ہے اور اس نے کسی مسلمان کا گھر نہیں چھوڑا۔

بلائے کز آسماں آید گرچہ بر دیگاں قضا باشد برزمیں تا رسیدمی پرسد خانہ مسلماں کجا باشد[1]

الغرض انگرزی حکومت نے جنگ آزادی کو غدر قرار دیکر اپنے غاصبانہ اور مذموم مقاصد کی تکمیل کیلئے جنگ آزادی کی ساری ذمہ داری مسلمانوں پر ڈال کر ان کو تہہ بالا کرنے کی ٹھان لی۔ کیونکہ انگریزی حکومت نے جنگ آزادی کی ساری ذمہ داری مسلمانوں پر ڈال دی تھی اور ان کو مسلمانوں سے خطرہ تھا کہ وہ کہیں دوبارہ حکومت چھیننے کی کوشش نہ کریں۔

مسمانان بر صغیر کے طویل اقتدار کا خاتمہ 1857 کی جنگ اُزادی کے ساتھ ہوا۔ جب ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری کی بجائے انگریزی حکومت باقاعدہ طور پر دہلی میں تاج برطانیہ کے تحت ہوئی۔ بر صغیر کے تعلیمی نظام میں تبدیلی کا مرحلہ وار اُغاز چارٹر ایکٹ سے ہو چکا تھا۔ مگر

جنگ اُزادی کی ناکامی اس تبدیلی میں تیزی کا سبب بنی۔ جدید تعلیم کو ترقی کا ذریعہ قرار دیا گیا اور مسلمان اس کے خلاف صف اُراء ہوئے۔ اس جنگ آزادی کی ناکامی نے مسلمانوں کو ہر طرح متاثر کیا اور ان کی سیاسی، سماجی، مذہبی اور تعلیمی حالت کو بری طرح مفلوج کر دیا۔ ان کے کاروبار، مال اور جائیدادیں ضبط کر لی گئیں۔ ان کی مذہبی اقدار اور پیغبر اسلام کو نشانہ بنانے کیلئے مشنریز پوری قوت کے ساتھ عمل میں آ گئیں۔ سرسید مرحوم نے جدید تعلیم کی طرف جہاں توجہ دی وہیں کچھ لوگوں نے جدید تعلیم کو خلاف مذہب قرار دیا اور اس کی مخالفت کی۔ مگر علی گڑھ سکول و کالج کے علاوہ مسلمانوں نے جو دیگر تعلیمی ادارے تھے ان میں ایک ادارہ انجمن حمایت الاسلام تھا اور اس پلیٹ فارم سے انجمن نے سکول اور کالجز قائم کئے جن میں سے اسلامیہ کالج لاہور کو نمایاں مقام حاصل ہوا۔ اس ادارے نے مسلمانوں کی تہذیبی ترقی میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مشنری سرگرمیوں کے تدارک کیلئے سلمانان پنجاب نے اتحاد کا فیصلہ کیا۔ اس کی خاطر ایک بڑی میٹنگ لاہور میں بلائی گئی۔ یہ میٹنگ لاہور کی بقن خان مسجد میں ہوئی جس میں 250 سے افراد نے شرکت کی اور پنجاب میں مشنریز کی سرگرمیوں کے مقابل انجمن حمایت الاسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے پہلے صدر قاضی خلیفہ حمید الدین تھے۔ جبکہ دیگر ممبران میں منشی غلام اللہ قصوری، منشی چراغ دین، منشی شمس الدین، قاضی خلیفہ امین کا نام قابل ذکر ہے۔ شروع میں کرنل سکندر خان کی حویلی انجمن حمایت الاسلام کا دفتر تھی۔ یہ ایک باقاعدہ تنظیم تھی جس کو منظم انداز میں چلایا جارہا تھا۔ یہ تنظیم ہندو انگریز گٹھ جوڑ اور مشنریز کے مشترکہ اسلام دشمن اقدامات کے جواب میں ایک پلیٹ فارم تھا۔ اس کے اہم ترین مقاصد میں مقدس مذہب اسلام کے اس پر مختلف حملوں، گستاخانہ رویوں اور پروپیگنڈا کے خلاف جواب میں تحریری و تقریری انداز میں شائستگی کے ساتھ اپنا نظریہ پیش کرنا۔ اس مقصد کیلئے اسلام کے تحفظ اور دفاع کیلئے انجمن اپنے نمائندے وکلاء، علماء اور واعظین کا تقرر کر کے جواب دے گی۔ انجمن مسلمانوں کی اصلاح، تہذیب و ترقی، تعلیم دینی و دنیاوی کی خاطر ان کو رغبت دلائے گی۔ غریب و نادار بچوں کی تعلم کی ذمہ داری انجمن کا بنیادی فریضہ ہوگا۔ وہ مسلمانوں کی مذہبی تعلم کا بندوبست کرے گی تاکہ بچے غیر مسلموں کی ریشہ دوانیوں اور ان کے اثرات سے بچ سکیں اور ساتھ ہی مشنریز کی چنگل میں نہ آئیں۔ اور اپنا مذہب نہ چھوڑ دیں۔ مشنریز جو غریب و نادار لوگوں کو لالچ اور مالی فائدے دیکر اپنی طرف مائل کرنے کی سرگرمیوں میں ملوث ہیں ایسے نادار لوگوں کو انجمن مالی مدد دے گی۔ انجمن مسلمانوں کی تربیت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی اور اپنے واعظین کے ذریعے لوگوں کو حکومت سے وفاداری کی بھی ترغیب دے گی۔ اسلام مخالف لٹریچر کے جواب لٹریچر کے ذریعے دیا جائے گا۔ اس کیلئے ایک مکمل انتظامی ڈھانچہ بھی بنایا گیا۔ جس میں انتظامی کمیٹیاں، قواعد وضوابط، صدر، دبیران، خزانچی سمیت تمام عہدیداران شامل تھے۔ تھوڑے عرصے میں ممبران کی تعداد 600 سے بھی بڑھ گئی۔ جن میں زیادہ تر اعزازی تھے۔ انجمن نے مختصر وقت میں سکول، مدارس، مرکز اطفال، تعلیم نسواں، اسلامیہ کالج اور یتیم خانہ جیسے ادارے قابل ذکر ہیں۔ انجمن حمایت الاسلام کو مسلمانان پنجاب کی اہم تعلیمی کا درجہ حاصل ہے اور یہ تعلیمی تنظیم بنیادی طور پر جنگ اُزادی کی ناکامی کے بعد پنجاب میں مشنری سرگرمیوں کی روک تھام اور یتیم و نادار بچوں کی تعلیم و کفالت کے تناظر میں قائم کی گئی۔ اس کثیر المقاصد تنظیم کی تعمیر و ترقی میں کئی نابغہ روزگار شخصیات نے اپنا حصہ ڈالا ان میں ایک نام علامہ محمد اقبال کا ہے

جن کا انجمن حمایت الاسلام اور اس کے قائم کردہ اداروں بالخصوص اسلامیہ کالج لاہور سے قریبی تعلق رہا۔ اس مقالہ میں اقبال اور اسلامیہ کالج کے باہمی تعلق کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ انجمن کی یہ خوش قسمتی تھی کہ اس میں کئی نامور شخصیات نے اس کی تعمیر و ترقی میں معاونت کی جن میں ایک علامہ محمد اقبال بھی ہیں۔ جو کہ انجن کے ممبر، کالج کی کونسل، سیکرٹری کالج، انسپکٹر کالج اور کالج میں بطور استاد گراں قدر خدمات سرانجام دیں جس کا اسلامیہ کالج ہمیشہ مرہون منت رہا۔ اس مضمون میں اقبال کے انجمن حمایت الاسلام سے تعلقات اور ان کی اس ادارے کیلئے خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اسلامیہ کالج کی بہتری میں ک ئی ی نامور ہستیوں نے اپنی توانا کاوشوں کے ذریعے حصہ ڈالا اور ان ہستیوں میں ایک علامہ محمد اقبال تھے۔ مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کیل ئی ے اس ادارے کی کوششوں کو اقبال نے سراہا اور اس کی تعمیر و ترقی میں بھرپور انداز میں معاونت کی۔ اقبال کے خیال میں پنجاب کے مسلمانوں کی یہ عظیم درس گاہ تھی۔ اقبال اپنی زندگی کے بیشتر سال اس ادارے سے وابستہ رہے۔ علامہ اقبال نے انجمن کی تنظیمی و انتظامی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے ساتھ بطور عہدیدار بھی کام کیا اور وہ 11 نومبر 1899 سے جولائی ی 1937 تک اس ادارے سے وابستہ رہے۔ اقبال نے انجمن کے پندرھویں اجلاس سے لیکر ہر سالانہ اجلاس میں شرکت کی۔ اقبال نے اپنی نظم نالہ یتیم بھی انجمن کے جلسے میں پڑھی تھی اور نغمہ سرمدی اُخری بار 1836 میں انجمن کے جلسے میں پڑھی۔ اقبال کو انجمن سے خاص انس تھا۔ اقبال نے انجمن کی ترقی کیلئے انتہائی محنت لگن اور جانفشانی سے کام لیا اور خدمات سرانجام دیں۔ سر فضل حسین کی ناراضگی کے وقت اقبال نے انجمن کے قائ ئم کردہ اسلامیہ کالج کی کمیٹی کے سیکرٹری کی ذمہ داریاں بھی ادا کیں۔ اوأپ نے اس وقت کے چ ئی رمین سر محمد شفیع کے ساتھ مل کر کالج کی خوب خدمت کی۔ اگر اسلامیہ کالج کے میں اقبال کے کردار کو دیکھا جائ ی ے تو وہ کلیدی کردار ادا کر رہے تھے۔ وہ جنرل کونسل کے ممبر ہونے کے ساتھ تحقیقات سے وابستہ امور کی کمیٹی کا بھی حصہ رہے۔ اسی طرح جب 1915 میں رکنیت کی معیاد ختم ہوئی تو ان کو توسیع دے دی گ ئی ی۔[2] اسی طرح اقبال کی تجویز اور اصرار پر ہوسٹل کیل ئی ے اراضی خریدنے کا معاملہ بھی ان کی ادارے سے والہانہ جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ اقبال نے بحیثیت سیکریٹری انجمن ادارے کیل ئی ے زمین کی خریداری میں دلچسپی لی اور اُپ زمین خریدنے کیئلے کوشش کی تا کہ کالج اور اس کے ہوسٹل کی تعمیر ممکن ہو۔ اس سلسلے میں اقبال نے ک ئی ی قابل ذکر شخصیات کو عطیات دینے کیل ئی ے اُمادہ کیا۔ جن میں بیگمات بھوپال اور نواب اُف بہاولپور سر صادق علی خان عباسی نمایاں تھے۔ اسلامیہ کالج کی عمارت کی تعمیر کیل ئی ے نواب اُف بہاولپور نے پچھتر ہزار روپے کی خطیر رقم عطیہ کی۔ اس کا اظہار اقبال نے 27 دسمبر 1920 کو اس وقت نواب اُف بہاولپور کو کیا جب وہ انجمن کے اجلاس کی صدارت فرا رہے تھے۔ اقبال نے نواب اُف بہاولپور کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئ ی ے بتایا کہ جو خطیر رقم بطور عطیہ دی گ ئی ی اس سے کالج کی عمارت مکمل ہوئ ی ی اور کالج کی اس شاندار عمارت کا ایک پورا حصہ بہاولپور ونگ کہلاتا ہے۔ مسلمانان پنجاب اس کو ہمیشہ یاد رکھیں گے جو اس کالج ونگ کی صورت میں اس خطیر رقم کو بطور عطیہ خسروانہ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔[3]

اسی طرح اقبال نے حبیبیہ ہال میں تعلیمی اصلاحات کے حق میں 18 فروری 1912 کو قرارداد منظور کروائی ی.. یہ قرارداد اس مسودہ تعلیم

کے حوالے سے تھی جس میں تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا تھا اور اس مسودہ کو مسٹر گوکھلے نے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا تھا۔ اسی ہال میں اقبال نے اپنا مضمون The Idea of Ijtihad in the law of Islam سر عبدالقادر کی صدارت میں منعقدہ ایک جلسے میں پڑھا۔ یہی مضمون اجتہاد فی الاسلام بعد میں خطبات اقبال کا آغاز ثابت ہوا یوں خطبات اقبال کی شروعات بھی اسی ادارے نے کی۔ [4]

اقبال اسلامیہ کالج کے مختلف تدریسی شعبہ جات سے بھی منسلک رہے۔ جن میں انگریزی اور فلسفہ قابل ذکر ہیں۔ شیخ عظیم اللہ کے مطابق سر عبدالقادر جو انگریزی کے پروفیسر تھے ان کی رخصت کے دوران اقبال استاد شعبہ زبان و ادبیات انگریزی رہے۔ [5]

اس تدریس کے دوران اقبال کے تبحر علمی کا بہت اثر ہوا۔ اور طلبہ اس ن ئی ے استاد کے گرویدہ ہو گ ئی ے۔ [6] شیخ عظیم اللہ ایڈوکیٹ، میرا اقبال کی اسلامیہ کالج میں مجلس درویش تھی۔ کالج سے ذاتی وابستگی کی وجہ سے لوگ اقبال سے مشورہ کرنے آتے اور فیض یاب ہوتے۔ [7]

1930 کے اجاس میں اقبال نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کالج کی تعریف کی اور اس کو عظیم الشان کالج قرار دیا۔

آفتاب اقبال بھی تدریس سے وابستہ رہے۔ پرنسپل خواجہ دل محمد نے 8 اکتوبر کو کالج کی ایک تقریب میں آفتاب اقبال کا تعارف کچھ اس طرح کروایا۔

Mr. Aftab Iqbal M.A London/ Bar at Law, is the illustrious son of an illustrious father Dr. Sir MohammadIqbal of revered memory. he is a keen scholar, a fluent speaker and an eloquent writer. We welcome him in our midst and trust that the high hopes which we associate with his personality will be realised in the fluent measures and you my dear pupils, will get ample opportunity to benefit from his ripe scholarship.[8]

تو اپ نے مدرس کی ذمہ داریوں کے علاوہ کالج یونین کی صدارت کا فریضہ بھی سرانجام دیا اور کالج میگزین کریسنٹ میں بھی ان کا تذکرہ موجود رہا۔ اپنے آخری زمانے میں اقبال جب شدید علیل تھے تو وہ عملی مصروفیات سے فارغ ہو چکے تھے مگر اسلامی کالج کی لائبریری کے ساتھ ان کی دلچسپی جاری رہی اور ان کی کمیٹیوں میں ان کا نام موجود رہا جس میں وہ کام کرتے چلے ارہے تھے۔

شدید مخالفت کی جو اپنی بیان بازی کے ذریعے کالج کے لی ئی ے مسائل پیدا کر رہے تھے۔ اقبال سر فضل حسین، سر عبدالقادر کے ساتھ کالج کے یونیورسٹی کے ساتھ الحاق جاری رکھنے اور ترک موالات کے مخالف تھے جبکہ مولانا عبدالکلام ازاد شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر ترک موالات چاہتے تھے اور کالج کا یونیورسٹی کے ساتھ الحاق ختم کرنا چاہتے تھے چنانچہ اس تناظر میں 14 نومبر 1920 کو نواب ذوالفقار علی خان کی زیر صدارت اسلامیہ کالج میں انجمن کی جنزل کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ 51 ممبر کے حکمران 300 سے زائد معززین لاہور میں بھی شرکت کی اور کالج کی قسمت کا فیصلہ کرنے کیل ئی ے اجلاس بلایا گیا تھا۔ اقبال نے بطور جنزل سیکرٹری انجمن جلسے کی رپورٹ پڑھتے ہوئے کہ ہم نے بہت سارے علماء کو اس کے لیے لکھا تھا کہ وہ اپنی رائے دیں تو بہت سارے علماء کے فتوے ہمیں موصول ہوئے ہیں اور کئی ایسے نامور علماء ہیں جن کے فتوے ابھی تک موصول نہیں ہوئے اور ان فتوے نہ بھیجنے والوں میں ابھی پیر مہر علی شاہ بھی شامل ہیں۔ میں کہا میں ہر معاملے کو ہمیشہ مذہبی اور نظر سے دیکھتا ہوں اور جب تک کسی عمل پر پورا غور نہیں کر لینا چاہیے قطعی رائے قائم نہیں ہونی چاہیے میں

مسلمانوں کو بتادینا چاہتاہوں کہ انہیں شریعت پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے ہندوستان میں ان کی اسلامی حیثیت اور نقطہ نظر بالکل ختم ہو جائے گی اگر وہ شریعت پر نہ چلے۔ کے ترک موالات کے دوران حالات اور لوگ یونیورسٹی سے علیحدگی کا مطالبہ کر رہے تھے کہ کالج کا الحاق ختم کیا جائے۔ نے مشورہ دیا کہ کیوں نہ کالج کمیٹی کے لوگ طلباء کے والدین کو خط لکھیں اور ان سے کالج کے الحاق کے متعلق رائے لی جائے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ خطوط لکھے گئے عورت بعد میں 347 خطوط کا جواب موصول ہوا جن میں سے 336 میں کالج کا یونیورسٹی کے ساتھ علاقہ جاری رکھنے کا مشورہ دیا اور 11 نے اس کی مخالفت کی ۔[9] تحریک خلافت کے ایام میں بھی اس ادارے کا قیام نہایت نمایاں رہا۔ تحریک ترک موالات کے دوران حالات بہت خراب ہوئی ے۔ یہ اُزمائی ش کا دور تھا۔ کالج کو بند بھی کیا گیا مگر اقبال کی محنت اور کوشش سے جو کہ انجمن کے جنرل سیکرٹری تھے کالج کو بچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈاکر محمد دین کے بقول اقبال کو اسلامیہ کالج سے خصوصی انس تھا اور ان کے مطابق یہ ایک عظیم درسگاہ تھی۔ اقبال گورنمنٹ کالج لاہور جو کہ ان کی مادر علمی تھی کے برعکس اسلامیہ کالج کو زیادہ موزوں درسگاہ سمجھتے تھے اور ساری زندگی اس کی بہتری کیل ئے کردار ادا کیا۔ اقبال کا کالج میں بے حد احترام تھا اور 1926 میں پنجاب کونسل کے انتخابات میں حصہ لینے کے لیے جب انہوں نے اعلان کیا تو کالج کے اسازہ اور طلباء نے ان کی انتخابی مہم میں نہایت اگرہم جوشی کا مظاہرہ کیا خالد کے سزا اور طلبان ہیں ان کی حمایت میں مختلف مقامات پر جلسے اور جلوسوں میں فعال کردار ادا کیا دروازہ نکلا جلسے میں ڈاکٹر صاحب ان کا چلونے بھی خطاب کیا اور بڑی مغز تقلید کی اسی طرح جلوس شہر سے چکر لگاتا ہوا جب یہاں پہنچا تو دیکھا کہ تمام لڑکے اقبال کے اشعار لکھ کر ساتھ لائے تھے اسلامیہ کالج کے طلباء کے اقبال سے محبت کا ایک عکس تھا۔ موقع پر اقبال نبی ان تمام طلباء کا باخبر اساتذہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ یہ سب اقبال نے تقریبا تین ہزار ووٹوں کی اکثریت سے جیتا اور اس خوشی کا موقع پر اسلامیہ کالج کا سازہ اور طلباء کی طرف سے اپ کو ایک پر تکلف دعوت دی گئی اقبال جب لیجس لیٹے کونسل کے ممبر منتخب ہو گئے تو اہل لاہور نے اس خوشی میں بھی جلوس نکالے اور اسلامی کی طرف سے ایک شام سٹاف روم میں بھی اقبال.

تعلیمی و انتظامی معاونت کے ساتھ اقبال نے اپنا ذاتی کتب خانہ بھی کالج کی لائی بریری کو بطور تحفہ عطا کیا جو کہ بذریعہ وصیت نامہ لکھ کر دیا۔ حتی کہ مطبوعہ کتب بھی وفات کے بعد لائی بریری کو دے دی گی ئی ں۔ اس پر پروفیسر غنی پرنسپل کالج نے اُپکو خراج عقیدت پیش کیا۔ اسلامی کالج کی خاطر بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ کی وفات پر جہاں برصغیر کے طول و عرض میں تعزیتی جلسوں کا سلسلہ شروع ہوا اور تعلیمی اداروں نے اقبال نمبر نکالیں تو اسلامیہ کالج کا ادبی مجلہ کریسینٹ اقبال نمبر 1938 میں شائع کیا۔ اقبال کی خواہش کے مطابق ان کی وفات کے بعد انجمن کے ہنگامی اجلاس میں تعزیتی ریفرنس اور قرارداد کے ذریعے اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا اس ادارے کی کلیبریری بھی قائم کی گئی۔ انجن نے اقبال کے خیالات اور افکار کی روشنی میں وظائف شروع کیے جن میں اقبال ثقلب سے اور اقبال فیلوشپ کا اغاز کیا گیا۔ اقبال کی وفات پر بے شمار لوگوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مرثیے لکھے۔ عبدالمحمد جو ریاضی کے استاد اور صدر شعبہ تھے انہوں نے لکھا۔

کون لائے گا اب پیام سروش
اے دل! اقبال ہو گیا خاموش
شمع خاموش سال ہجری ہے
عیسوی شمع شاعر خاموش [10]

اگر اختصار کے ساتھ اس ادارے کی مسلانان پنجاب کیلئے خدمات کا جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ انجمن حمایت الاسلام اور اسامیہ کالج کی تعمیر و ترقی میں اقبال نے ناصرف کلیدی کردار ادا کیا بلکہ اقبال جیسی شخصیات ی بدولت انجمن پر لوگوں نے اعتماد کیا اور اس کے کام میں باقاعدہ معاون ثابت ہوئے جس سے مسلمانان پنجاب بالخصوص مذہبی، سماجی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے منظم ہوئے۔

حوالہ جات

Prof. Abbdullaah, History of Pakistan, Urdu Bazar Lahore, 2013,P.50 [1]

[2] (قلمی روداد جنرل کونسل, 6مارچ 1910تا 27اگست 1916)

[3] (روداد انجمن حمایت الاسلام, چھیالیسواں سالانہ اجلاس انجمن, 27دسمبر 1930, ص۔ 2تا 7

[4] رفیق افضل, گفتار اقبال۔ ص 3

[5] ۔(تعلیمی روداد 1900تا 1903)

[6] اقبال, کریسینٹ, اقبال نمبر, 1938(P. 11 ,

[7] رفیع الدین ہاشمی, حیات نامہ اقبال, نقوش اقبال نمبر 1977 P. 11 ,

[8] اقبال کا جنوبی ہند کا سفر, متعلقات خطبات اقبال, ص 17

Qalmi Rodad General Council Ijlas, Anjman Himayatul Islam. 15 April 1914 to, 4 December 1921 [9]

Crescent, Iqbal Number, Anjman Himayatul Islam, Lahore, October 1938 [10]

References

1. Prof. Abbdullaah, History of Pakistan, Urdu Bazar Lahore, 2013,P.50.
2. Qalmi Roodad General Council, 6 March 1910 to 27 August 1916.
3. Rodad Anjuman Mu'aqil-ul-Islam, forty-sixth annual meeting of the Anjuman, December 27, 1930, p. 2-7.
4. Rafiq Afzal, Giftar Iqbal. P. 3.
5. Educational period 1900 to 1903.
6. Iqbal, Crescent, Iqbal No., 1938, P. 11.
7. Rafiuddin Hashmi, Hayat Nama Iqbal, Naqosh Iqbal No. 1977, P. 11.
8. Iqbal's Journey to South India, Related to Iqbal's Khutbahs, p. 17.
9. Qalmi Rodad General Council Ijlas, Anjman Himayatul Islam. 15 April 1914 to, 4 December 1921.
10. Crescent, Iqbal Number, Anjman Himayatul Islam, Lahore, October 1938.